

از عدالتِ عظمیٰ

سی۔آئی۔ٹی۔ مدراس ودیگر

بنام

ڈالمیاسیمنٹ (بھارت) لمیٹڈ۔

تاریخ فیصلہ: 21 ستمبر، 1993

[بی۔پی۔ جیون ریڈی اور ایس۔پی۔ بھروچا، جسٹس صاحبان۔]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1922: دفعات 24، 30- نقصان کی واپسی۔آئی۔ٹی۔او۔ مشخص الیہ سے بات چیت کرنا کہ اس نے وقت کی پابندی کی بنیاد پر ریٹرن کا کوئی نوٹس نہیں لیا ہے۔ کا اثر۔آئی ٹی او کی طرف سے نقصان کی اطلاع دینے کا باضابطہ حکم۔ کیا اپیل کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ معاملہ بڑی بیج کے حوالے کیا گیا۔

مدعا علیہ۔ تخمینہ کاری کنندہ نے نقصانات ظاہر کرتے ہوئے تخمینہ کاری کے سالوں 1950-51 سے 1955-56 کے لیے اپنا ریٹرن فائل کیا۔ انکم ٹیکس افسر نے مشخص الیہ کو مطلع کیا کہ ریٹرن کا کوئی نوٹس نہیں لیا جاسکتا کیونکہ ان پر وقت کی پابندی تھی۔ تشخیصی سال 1960-61 اور 1961-62 کے لیے، محصول دہندہ نے گوشوارے داخل کیے جن میں گزشتہ سالوں کے نقصانات (جو تشخیصی سال 1950-51 سے شروع ہوتے تھے) کو آگے لا کر اور منہا کر کے نقصانات ظاہر کیے گئے۔ انکم ٹیکس ایسیلیٹ ٹریبونل نے محصول افسر کو ہدایت دی کہ وہ تشخیصی سال 1952-53 سے 1954-55 تک کے نقصانات کی تخمینہ کاری کرے اور ان کو محصول دہندہ کی آمدنی سے تشخیصی سال 1960-61 اور 1961-62 کے لیے منہا کرنے کی اجازت دے۔ یہ حوالہ محترم عدالتِ عالیہ نے محصول دہندہ کے حق میں فیصلہ کیا۔ محصولی محکمہ نے خصوصی اجازت کے تحت ایپلیس دائر کیں۔

ریونیونے دعویٰ کیا کہ آئی ٹی او کا مشخص الیہ کو یہ پیغام کہ مقررہ مدت سے آگے ریٹرن دائر کیے جانے کی وجہ سے تخمینہ کاری کے سالوں 1950-51 سے 1955-56 کے لیے کارروائی بند

کردی گئی تھی، ایک ایسا حکم تھا جس کے خلاف اپیل کی گئی تھی اور چونکہ مشنص الیہ نے اس سلسلے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا اس لیے ٹریبونل نے آئی ٹی او کو ان تخمینہ کاری کے سالوں کے نقصانات کی مقدار طے کرنے اور تخمینہ کاری کے سالوں 1960-61 اور 1961-62 کے لیے مشنص الیہ کی آمدنی کے خلاف منہا کرنے کی اجازت دینے کی ہدایت کرنے میں غلطی کی۔ اپیل کنندہ نے سی۔ آئی۔ ٹی بنام گریانڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ، 140 آئی۔ ٹی۔ آر میں کلکتہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے پر انحصار کیا جس میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ مشنص الیہ کی طرف سے آئی۔ ٹی۔ او کے جواب کے خلاف دائر اپیل جس میں اسے بتایا گیا تھا کہ اس کاریٹرن جس میں کسی خاص سال کے لیے نقصان دکھایا گیا ہے وہ غلط تھا، قابل قبول تھا کیونکہ مشنص الیہ کو آئی۔ ٹی۔ او کے جواب کا مناسب اثر یہ تھا کہ اس نے نقصان کا حساب 'صفر' پر لگایا تھا۔ اپیل کنندہ نے اسی اثر کے لیے پٹنہ اور مدھیہ پردیش عدالت عالیہ س کے فیصلوں پر بھی انحصار کیا۔

مدعا علیہ نے اپنے دعوے کی حمایت میں سی آئی ٹی بنام خوشال چند ڈاگا، 2 آئی ٹی آر 177 میں اس عدالت کے تین ججوں کی بنچ کے فیصلے پر انحصار کیا۔ اس میں مشنص الیہ نے آئی ٹی او کی طرف سے دیوالی 1941 کو ختم ہونے والے سال کے لیے کی گئی تخمینہ کاری کے خلاف اپیل دائر کی تھی، لیکن اس نے اپنے حساب سے ہونے والے نقصان پر سوال نہیں اٹھایا تھا۔ بعد کے تخمینہ کاری سالوں کے لیے مشنص الیہ نے نقصان کے سوال کو دوبارہ کھولنے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ یہ بہت زیادہ اعداد و شمار میں ہے، اور جب معاملہ اس عدالت کے سامنے آیا تو اس نے مؤقف اختیار کیا کہ اگرچہ دفعہ 30 کے تحت، مشنص الیہ کی صورت میں دفعہ 24 کے تحت حساب شدہ اور مطلع کردہ نقصان کی رقم پر اعتراض ہے لیکن چونکہ آئی ٹی او نے نقصان کو مطلع نہیں کیا تھا، جس کا حساب اس نے تحریری حکم کے ذریعے کیا تھا، اس سلسلے میں کوئی اپیل نہیں کی جاسکتی تھی اور اس لیے مشنص الیہ اگلے سال میں نقصان کا از سر نو تعین کرنے کا حقدار تھا۔

خوشال چند ڈاگا کے مقدمے کے فیصلے کے حوالے سے دشواری محسوس کرتے ہوئے اور اس معاملے کو بڑی بنچ کو بھیجتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1. انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 24(3) کے تحت مشنص الیہ کو آئی ٹی او کی طرف سے مطلع کردہ باضابطہ حکم اپیل برقرار رکھنے سے پہلے ضروری نہیں ہے۔ کلکتہ، پٹنہ اور

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ س کی طرف سے اس سلسلے میں لیا گیا موقف نمایاں طور پر معقول اور غور طلب ہے۔

سی۔ آئی۔ ٹی۔ بنام گاریانڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ، 140 آئی۔ ٹی۔ آر۔ 636؛ بہار اسٹیٹ الیکٹر سٹی بورڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، 101 آئی ٹی آر 740 اور جے کشن گوپی کشن اینڈ سنز بنام سی آئی ٹی، 84 آئی ٹی آر 645، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2. خوشال چند ڈاگا کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے میں، جس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے، نوٹ کیا گیا ہے کہ نقصان کا تعین متعلقہ سال میں ایک خاص اعداد و شمار پر کیا گیا تھا اور مشخص الیہ نے تخمینہ کاری کے خلاف اپیل کی ہے لیکن اس نقصان پر سوال نہیں اٹھایا تھا جس کا تعین کیا گیا تھا۔ تخمینہ کاری کی کارروائی میں نقصان کا تعین کرنا پڑتا ہے۔ تخمینہ کاری کے خلاف اپیل کی گئی تھی۔ اس لیے ضروری ہے کہ اپیل میں نقصان کا تعین شامل ہو۔ کسی بھی صورت میں، اس سلسلے میں تخمینہ کاری کی کارروائی میں متعلقہ سال کے لیے نقصان کا تعین ہونے کے بعد، مشخص الیہ کو بعد کے سالوں کے لیے تخمینہ کاری کی کارروائی کے دوران اس نقصان کے تعین کی درستگی کے بارے میں سوال اٹھانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ایک ہی وقت میں، ایک ہی تخمینہ کاری سال کے سلسلے میں آمدنی یا نقصان کے دو مختلف تخمینے نہیں ہو سکتے۔ [374-ای۔ ایچ۔ سی۔ آئی۔ ٹی۔ بنام خوشال چند ڈاگا، 42 آئی۔ ٹی۔ آر۔ 177 نظریہ جس کا اظہار اس میں کیا گیا ہے، بڑے بچ کے ذریعے غور کے لیے بھیجا گیا ہے۔

سی۔ آئی۔ ٹی۔ بنام بینک سنز، 74 آئی۔ ٹی۔ آر۔ 1، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 745-746 (این ٹی)، سال 1976۔

کیس ٹیکس نمبر 103، سال 1968 میں مدراس عدالت عالیہ کے 27.9.1973 کے فیصلے اور حکم سے۔ (حوالہ نمبر 34، سال 1968)

اپیل گزاروں کے لیے ایم سی منچند، ڈاکٹر کے پی بھٹنا گراور ڈی ایس مہرا۔

جواب دہندگان کے لیے ہر یہر لال، ونیت مہیشوری اور آر کے مہیشوری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

ہمارا خیال ہے کہ اس اپیل کی سماعت ایک بڑی بیج کو کرنی چاہیے۔ اس ترتیب کے ذریعے ہم مختصر طور پر اس نظریے کی وجوہات کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

یہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 66(1) کے تحت ایک حوالہ پر مدراس عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل ہے، جو تخمینہ کاری کے سالوں 1960-61 اور 1961-62 سے متعلق ہے۔

جس سوال پر عدالت عالیہ سے غور کرنے کو کہا گیا تھا اسے اس طرح پڑھا گیا:

کیا اپیلیٹ ٹریبونل کو یہ جواز حاصل ہے کہ وہ محصول افسر کو ہدایت دے کہ وہ تشخیصی سال 1952-53 سے 1954-55 تک کے نقصانات کی تخمینہ کاری کرے اور انہیں تشخیصی سال 1960-61 اور 1961-62 کے لیے شراکت داری فرم کی حصہ آمدنی سے منہا کرنے کی اجازت دے؟

عدالت عالیہ نے اس سوال کا جواب مثبت اور مشخص الیہ (مدعاعلیہ) کے حق میں دیا۔

بہت مختصر طور پر، متعلقہ حقائق یہ ہیں کہ مشخص الیہ نے 23 اپریل 1956 کو تخمینہ کاری کے سالوں 1950-51 سے 1955-56 کے لیے اپنا ریٹرن فائل کیا اور دعویٰ کیا کہ اسے نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ انکم ٹیکس افسر نے مشخص الیہ کو انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 23(2) کے تحت نوٹس جاری کیا، جس میں معاملات کو سماعت کے لیے طے کیا گیا، لیکن 3 اکتوبر 1958 کو اس نے مشخص الیہ کو تحریری طور پر مطلع کیا کہ ان ریٹرنز کا کوئی نوٹس نہیں لیا جاسکتا کیونکہ وہ اس لیے مقرر کردہ مدت سے آگے دائر کیے گئے تھے۔

تشخیصی سال 1960-61 کے لیے مشخص الیہ نے گوشوارہ داخل کیا جس میں 1950-51 سے شروع ہونے والے پچھلے سالوں کے نقصانات کو آگے لاکر اور منہا کر کے نقصان ظاہر کیا گیا۔ تخمینہ کاری کے سال 1961-62 کے لیے مشخص الیہ نے پہلے کے سالوں میں ہونے والے نقصانات کے سلسلے میں دوبارہ سیٹ آف کے ذریعے راحت کا دعویٰ کیا۔ جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے، انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے محصول افسر کو ہدایت دی کہ وہ تشخیصی سال 1952-53 سے 1954-55 تک کے نقصانات کی تخمینہ کاری کرے اور محصول دہندہ کو تشخیصی سال 1960-61 اور 1961-

62 کی آمدنی سے ان نقصانات کو منہا کرنے کی اجازت دے۔ ایک حوالہ پر عدالت عالیہ نے اس سوال کا جواب مثبت اور مشخص الیہ کے حق میں دیا۔

اریونیو کے فاضل وکیل کی جانب سے پیش کیا گیا کہ آئی ٹی او نے 3 اکتوبر 1958 کو اپنے خط کے ذریعے مشخص الیہ کو مطلع کیا تھا کہ وہ تشخیصی سال سال 1950-51 سے 1955-56 کے لیے اس بنیاد پر کارروائی بند کر رہا ہے کہ ان سالوں کے ریٹرن اس جانب سے تخمینہ کاری کردہ مدت سے آگے دائر کیے گئے تھے۔ مشخص الیہ کی طرف سے اس کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا تھا، تاکہ ان تخمینہ کاری کے سالوں میں ہونے والے نقصانات کا تعین کیا جاسکے۔ 3 اکتوبر 1958 کو انکم ٹیکس افسر کا مراسلہ ایک حکم تھا جس کے خلاف اپیل کی گئی تھی۔ تخمینہ کاری کے سالوں 1952-53 سے 1954-55 سے متعلق پچھلے سالوں کے نقصانات کا تعین صرف تخمینہ کاری کے احکامات کے ذریعے کیا جاسکتا تھا، اور ان سالوں کے تخمینہ کاری کے احکامات وقت کی پابندی بن چکے تھے۔ لہذا ٹریبونل آئی ٹی او کو ان تخمینہ کاری سالوں کے نقصانات کی مقدار طے کرنے اور تخمینہ کاری شدہ سالوں 1960-61 اور 1961-62 کے لیے تخمینہ کاری کنندہ کی آمدنی کے خلاف سیٹ آف کی اجازت دینے کی ہدایات نہیں دے سکتا تھا۔ ریونیو کے فضل وکیل نے سی۔ آئی۔ ٹی بنام مانک سنز، 74 آئی۔ ٹی۔ آر۔ 1 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا، جہاں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ ٹریبونل اس سال تخمینہ کاری کو دوبارہ کھولنے کے لیے ہدایات دے سکتا ہے جس سے اپیل کی سماعت ہو رہی تھی لیکن وہ اس مدت کے حوالے سے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا جس کا احاطہ اس سال میں نہیں کیا گیا تھا۔ سی۔ آئی۔ ٹی بنام گریانڈسٹریز پرائیویٹ، 140 آئی۔ ٹی۔ آر۔ 636 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے پر زور دیا گیا۔ اس میں مشخص الیہ نے نقصان کا انکشاف کرتے ہوئے ریٹرن فائل کیا۔ واپسی پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور ٹیکس دہندہ کے لیٹر آف انکوائری کے جواب میں آئی ٹی او نے کہا کہ واپسی غلط تھی۔ مشخص الیہ نے جواب میں موجود آئی ٹی او کے حکم کے خلاف اپیل کی۔ اے اے سی نے فیصلہ دیا کہ اپیل قابل نہیں تھی۔ مزید اپیل پر ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اپیل قابل قبول ہے اور واپسی درست ہے اور اس نے آئی ٹی او کو نقصان کا تعین کرنے کی ہدایت کی۔ ایک حوالہ پر، عدالت عالیہ نے متعلقہ شق کے تجزیے پر فیصلہ دیا کہ ایک مشخص الیہ کو مستقبل کے کاروباری منافع کے مقابلے میں اپنے نقصان کو آگے بڑھانے کا کافی حق حاصل ہے۔ جب تک نقصان کا تعین نہیں کیا گیا تھا اور مشخص الیہ کو مطلع نہیں کیا گیا تھا وہ اسے آگے بڑھانے کا حقدار نہیں تھا۔ مشخص الیہ کو آئی ٹی او کے جواب کا مناسب اثر یہ تھا کہ اس نے نقصان کا حساب 'صفر' پر لگایا تھا۔ کوئی بھی دوسری تعمیر بڑی

مشکلات اور ناگوار صورتحال کا باعث بنتی۔ لہذا عدالت نے فیصلہ دیا کہ آئی ٹی او کے جواب کے خلاف مشخص الیہ کی اپیل قابل قبول ہے۔ اسی اثر کے لیے پٹنہ عدالت عالیہ بہار اسٹیٹ الیکٹریسیٹی بورڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، 101 آئی ٹی آر 740 اور مدراس عدالت عالیہ کے فیصلے ہیں۔ جے کشن گوپی کشن اینڈ سنز بنام سی۔ آئی۔ ٹی، 84 آئی۔ ٹی۔ آر۔ 645۔

مشخص الیہ کے قابل وکیل نے سی۔ آئی۔ ٹی بنام خوشال چند ڈاگا، 42 آئی۔ ٹی۔ آر 177 میں اس عدالت کے تین قابل ججوں کی بنچ کے فیصلے پر بہت زیادہ انحصار کیا۔ اس میں مشخص الیہ ایک فرم میں شراکت دار تھا۔ دیوالی 1941 کو ختم ہونے والے کھاتے کے سال میں، انہوں نے اس فرم سے اثاثوں اور جائیداد کا اپنا حصہ حاصل کیا اور اپنے طور پر کاروبار بیان کیا۔ اس سال ان کی آمدنی کے ذرائع قیاس آرائیاں، خزانچی کے طور پر حکومت کی طرف سے الاؤنس، ہاؤس پر اپری اور منافع تھے۔ مشخص الیہ نے ایک غیر رجسٹرڈ فرم میں اپنے حصے سے کچھ منافع بھی حاصل کیا تھا، جس کے خلاف اس کے انفرادی کاروبار میں اس کا نقصان طے کیا گیا تھا۔ تخمینہ کاری کرنے والے آئی ٹی او نے ایک مخصوص اعداد و شمار پر نقصان کو آگے بڑھانے کا تعین کیا۔ تشخیص الیہ نے تخمینہ کاری کے خلاف اپیل کی لیکن اس نقصان پر سوال نہیں اٹھایا جس کا تعین کیا گیا تھا۔ تخمینہ کاری کے سال 1942-43 کے لیے تشخیص الیہ نے نقصان کو آگے بڑھانے کے سوال کو دوبارہ کھولنے کا دعویٰ کیا، یہ کہتے ہوئے کہ یہ بہت زیادہ مستقبل میں ہے۔ اس دلیل کو حکام یا ٹریبونل نے قبول نہیں کیا۔ تاہم، تشخیصی سال 1948-49 اور 1949-50 کے جائزوں میں مشخص الیہ کی طرف سے یہ دلیل دوبارہ اٹھایا گیا تھا۔ مشخص الیہ نے دعویٰ کیا کہ غیر رجسٹرڈ فرم سے حاصل ہونے والے منافع (دیوالی 1941 کو ختم ہونے والے اکاؤنٹ کے سال میں) کو اس کے انفرادی کاروبار میں ہونے والے نقصان کے خلاف تخمینہ کاری نہیں کیا جاسکتا کیونکہ غیر رجسٹرڈ فرم کے منافع پر ٹیکس اس کے ہاتھ میں نہیں بلکہ فرم کے منافع میں تھا۔ اگرچہ اس دلیل کو حکام نے مسترد کر دیا تھا، لیکن اسے ٹریبونل نے قبول کر لیا اور پھر ٹریبونل کو عدالت عالیہ کے حوالے کرنے کے لیے منتقل کر دیا گیا، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ سوال:

"(1) کیا مشخص الیہ قانونی طور پر اس قابل تھا کہ وہ تخمینہ کاری سال 1941-

42 کے نقصان کے تعین کے لیے رجسٹرڈ سوال اٹھائے جیسا کہ بالآخر اپیل میں

طے کیا گیا تھا، تخمینہ کاری سال 1942-43 کی کارروائی کے دوران جب

1941-42 سے لایا گیا نقصان طے کیا جا رہا تھا؟

عدالت عالیہ نے ریونیو کے خلاف سوال کا جواب دیا، جس نے خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں اپیل کی تھی۔

یہ دلیل دی گئی کہ جس نقصان کا تعین کیا گیا تھا اور اسے آگے بڑھانے کا حکم دیا گیا تھا (دیوالی، 1941 کو ختم ہونے والے حساب کے سال میں) اسے حتمی سمجھا جانا چاہیے کیونکہ اس عزم کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی گئی تھی۔ لیکن اس عدالت نے کہا:

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ 24(3) کے ذریعے طے شدہ طریقہ کار جس کے تحت انکم ٹیکس افسر کو مشخص الیہ کو تحریری حکم کے ذریعے اس حصے کے مقاصد کے لیے اس کی طرف سے شمار کردہ نقصان کی رقم سے آگاہ کرنا ہوتا ہے، اس پر عمل نہیں کیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دفعہ 30 کے تحت اپیل ہوتی ہے، اگر مشخص الیہ دفعہ 24 کے تحت حساب شدہ اور مطلع شدہ نقصان کی رقم پر اعتراض کرتا ہے؛ لیکن چونکہ انکم ٹیکس افسر نے تحریری حکم کے ذریعے اس کی طرف سے حساب شدہ نقصان کو مطلع نہیں کیا تھا، اس لیے اس نکتے پر اپیل نہیں کی جاسکتی تھی۔ ہماری رائے میں، اس لیے مشخص الیہ اگلے سال میں نقصان کا دوبارہ تعین کرنے کا حقدار تھا۔"

ہم، بہت احترام کے ساتھ، اس فیصلے کے حوالے سے مشکل کا شکار ہوئے ہیں اور اس کا خیال ہے کہ اس پر ایک بڑی بیخ کے ذریعے دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم ایسا بنیادی طور پر ان وجوہات کی بنا پر کہتے ہیں۔

فیصلے میں نوٹ کیا گیا ہے کہ نقصان کا تعین متعلقہ سال میں ایک خاص اعداد و شمار پر کیا گیا تھا اور مشخص الیہ نے تخمینہ کاری کے خلاف اپیل کی تھی لیکن اس نقصان پر سوال نہیں اٹھایا تھا جس کا تعین کیا گیا تھا۔ تخمینہ کاری کی کارروائی میں نقصان کا تعین کرنا پڑتا ہے۔ تخمینہ کاری کے خلاف اپیل کی گئی تھی۔ اس لیے ضروری ہے کہ اپیل میں نقصان کا تعین شامل ہو۔

کسی بھی صورت میں، اس سلسلے میں متعلقہ سال تخمینہ کاری کارروائی کے لیے نقصان کا تعین کیے جانے کے بعد، یہ دیکھنا مشکل ہے کہ مشخص الیہ کو بعد کے سالوں کے لیے تشخیص کی کارروائی کے

دوران اس نقصان کے تعین کی درستگی کے بارے میں سوال اٹھانے کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے۔ ایک ہی وقت میں، ایک ہی تخمینہ کاری سال کے سلسلے میں نقصان کی آمدنی کے دو مختلف تخمینے نہیں ہو سکتے۔

یہ دیکھنا بھی تھوڑا مشکل ہے کہ اپیل برقرار رکھنے سے پہلے آئی ٹی او کی طرف سے 1922 کے ایکٹ کی دفعہ 24(3) کے تحت مشخص الیہ کو نوٹیفائی کیا گیا باضابطہ حکم کیوں ضروری ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ کلکتہ، پٹنہ اور مدھیہ پردیش عدالت عالیہ س کی طرف سے مذکورہ بالا فیصلوں میں اس سلسلے میں لیا گیا موقف نمایاں طور پر معقول ہے اور غور و فکر کے لائق ہے۔

لہذا، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ یہ دستاویزات فاضل چیف جسٹس کے روبرو پیش کی جائیں تاکہ وہ، اگر مناسب سمجھیں، اپیل کو بڑے بینچ کے سامنے پیش کرنے کا حکم دیں۔

معاملے کو بڑی بینچ کے حوالہ کیا گیا۔